نقد و نظر

مولانا محمد علی اور ان کی صحافت

تصنیف : ڈاکٹر ابو سلمان شاہ جہان پوری

ناشر : ادارۂ تصنیف و تحقیق پاکستان - ۱۸۰۸۶ - کراچی ۳۳

ملنے کے پتے : (۱) مکتبہ شاہد، علی گڑھ کالونی، کراچی نمبر ۴۱

(۲) پاک اکیڈیمی بک سیلرز پبلشرز - دکان ۲۷، جامع مسجد باب الاسلام - آرام باغ، کراچی۔

کتابت، طباعت، کاغذ، جلد، سرورق عمدہ - صفحات ۳۰۰ - قیمت ۶۰ روپے

مولانا محمد علی جوہر برصغیر کی عظیم شخصیت تھے۔ انھوں نے جہاں سیاست اور خطابت میں بے حد شہرت حاصل کی، وہاں صحافت کے میدان میں بھی بہت نامور ہوئے۔ انھوں نے دو اخبار جاری کیے۔ انگریزی میں "کامریڈ" اور اردو میں "ہمدرد"۔! وہ ان دونوں زبانوں پر بدرجۂ کمال عبور رکھتے تھے۔ کامریڈ کا ادبی اور معلوماتی معیار اتنا اونچا تھا کہ اس دور کے بڑے بڑے انگریز اس کے انتظار میں رہتے اور انتہائی شوق سے اس کا مطالعہ کرتے۔ ہمدرد کا معیار بھی بہت بلند تھا۔ مولانا نے ان اخباروں کے عملۂ ادارت میں بھی قابل اور ذہین لوگوں کو رکھا۔

یہ اخبار زبان کے اعتبار سے بھی ممتاز تھے اور زورِ بیان میں بھی خاص اہمیت کے حامل تھے۔ انگریز کی مخالفت اور تحریکِ آزادی کو آگے بڑھانے میں ان اخباروں نے بہت بڑا کردار ادا کیا۔

ڈاکٹر ابو سلمان شاہ جہان پوری نے زیرِ نظر کتاب " مولانا محمد علی اور ان کی صحافت " میں یہ تمام باتیں تفصیل اور تحقیق سے بیان کی ہیں۔ ڈاکٹر صاحب کا یہ خاص موضوع ہے اور وہ مولانا جوہر پر اس سے قبل کافی کام کر چکے ہیں۔

اس کتاب کو انھوں نے دو حصوں میں تقسیم کیا ہے۔ حصۂ اول میں مولانا کے اخبارات " ہمدرد" اور "کامریڈ" کی تاریخ اجرا، ان کی خصوصیات، اسلوبِ نگارش اور خدمات کی وضاحت کی ہے۔ نیز

ان اخباروں کے عملۂ ادارت میں جو حضرات مختلف اوقات میں کام کرتے رہے، ان کے بارے میں ضروری معلومات بہم پہنچائی ہیں۔ حصہ دوم میں ہمدرد اور کامریڈ کے افتتاحی مقالات اور ہمدرد کے مضامین و مشتملات کے اشاریے دیے ہیں۔ حصہ اول ۱۲۸ صفحات پر اور حصہ دوم ۱۶۸ صفحات پر مشتمل ہے۔ اس طرح تین سو صفحات کی اس کتاب کو اس موضوع سے متعلق بلاشبہ معلومات کا خزینہ قرار دیا جا سکتا ہے اور ڈاکٹر ابو سلمان شاہ جہان پوری پہلے مصنف ہیں، جنھوں نے اس موضوع کو ہدفِ تحقیق ٹھہرایا ہے۔

فاضل مصنف نے ادارۂ "ہمدرد" اور "کامریڈ" کے جن ارکان کا تعارف کرایا ہے، ان میں ایک صاحب محمد عالم تھے جو ہمدرد سے متعلق تھے اور جن کے بارے میں اس سے زیادہ معلوم نہیں ہو سکا کہ وہ پنجاب کے رہنے والے تھے اور زیادہ تر ترجمہ ہی کرتے تھے۔ دوسرے صاحب قاضی عبدالعزیز منصور پوری تھے، ان کے بارے میں مصنفِ شہیر کو ضیاء الدین برنی کی "عظمتِ رفتہ" (صفحہ ۴۹) اور ملا واحدی کی "میرے زمانے کی دلی" (صفحہ ۳۱۳) سے صرف اس قدر معلوم ہو سکا ہے کہ وہ "ہمدرد" کے سب ایڈیٹروں میں تھے۔ قاضی صاحب کا مزید تعارف نہیں کرایا گیا۔ معلوم ہوتا ہے مصنفِ کتاب بھی ان کے بارے میں اس سے زیادہ نہیں جانتے۔

قاضی عبدالعزیز منصور پوری کا مختصر تعارف یہ ہے کہ وہ سیرت کی مشہور کتاب رحمۃ للعالمین کے نامور مصنف علامہ قاضی محمد سلیمان منصور پوری کے بیٹے تھے۔ (منصور پور سابق ریاست پٹیالہ میں ایک گاؤں تھا) علی گڑھ سے تعلیم حاصل کی، وہیں سے مولانا محمد علی جوہر انھیں ہمدرد میں لے گئے تھے۔ کچھ عرصہ مولانا ابوالکلام آزاد کے "الہلال" میں بھی کام کرتے رہے۔ ان کے والد قاضی محمد سلیمان ریاست پٹیالہ کے سیشن جج تھے۔ اس زمانے میں کسی ریاستی باشندے کے لیے سیاسیات میں زیادہ حصہ لینا مشکل تھا، اس لیے پٹیالے واپس آ گئے تھے اور راجہ پٹیالہ نے انھیں ریاست کا انسپکٹر آف سکولز مقرر کر دیا تھا۔ فارسی، اردو اور انگریزی میں مہارت رکھتے تھے۔ رحمۃ للعالمین کی تینوں جلدوں کا انگریزی میں ترجمہ کیا، جو اگست ۱۹۴۷ کے ہنگامے میں پٹیالہ ہی میں ضائع ہو گیا۔ آزادی کے بعد راولپنڈی آ گئے، وہاں دوبارہ ترجمہ مکمل کیا۔ یہ نہایت عمدہ ترجمہ ہے، افسوس ہے، اب تک شائع نہیں ہو سکا۔ فارسی اور اردو کے بہت اچھے شاعر تھے۔ ان کا غیر مطبوعہ فارسی دیوان بھی ہے۔ راولپنڈی سے لاہور منتقل ہو گئے تھے۔ متحمل مزاج، متواضع اور خاموش طبع اہلِ علم تھے۔ ہمیشہ مطالعۂ کتب میں مشغول رہتے۔ ستر سال کی عمر پا کر ۲۶ اگست ۱۹۵۶ کو لاہور میں فوت ہوئے۔